

1 عمومی جائزہ

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہارے

شرح نمو* (فیصد)	م 19ء	م 20ء	م 21ء	
3.9	-0.5	2.1	جولائی تا جون	حقیقی ڈی ڈی پی
2.8	3.3	0.6	جولائی تا جون	زراعت
3.6	-3.8	-1.6	جولائی تا جون	صنعت
9.3	-10.1	-2.6	جولائی تا جون	جس میں: بڑے پیمانے کی ایشیا سازی
4.4	-0.6	3.8	جولائی تا جون	خدمات
8.3	11.5	6.3	جولائی تا مارچ	ص ا ق (مدتی اوسط) الف
7.3	4.8	10.2	جولائی تا مارچ	نئی شعبے کا قرض ب
7.8	8.5	5.1	جولائی تا مارچ	رسد زور (ایم ٹی) ب
2.3	1.3	-1.1	جولائی تا مارچ	برآمدات ب
9.4	-13.2	-3.4	جولائی تا مارچ	درآمدات ب
10.9	13.2	2.8	جولائی تا مارچ	نگس حاصل - ایف بی آر ج
10.0	-4.0	-13.7	جولائی تا مارچ	شرح مبادلہ (+ اضافہ - کمی) ب
7.00	11.00	10.25	آخر مارچ	پالیسی ریٹ ب
7.8	10.7	10.0	آخر مارچ	شہینہ بازار زر کی شرح ب
ارب ڈالر				
13.5	10.8	10.5	مارچ	اسٹیٹ بینک کے ذخائر (ختم مدت) ب
21.5	17.0	16.0	جولائی تا مارچ	کارکنوں کی ترسیلات زر ب
1.4	2.2	0.9	جولائی تا مارچ	پاکستان میں ایف ڈی آئی ب
1.0	-4.1	-10.3	جولائی تا مارچ	جاری کھاتے کا توازن ب
فیصد جی ڈی پی				
-3.5	-4.1	-5.0	جولائی تا مارچ	مالیاتی توازن ج
0.4	-2.1	-4.8	جولائی تا مارچ	جاری کھاتے کا توازن
15.2	15.3	15.6	جولائی تا جون	سرمایہ کاری

* مالی سال 19ء، مالی سال 20ء اور مالی سال 21ء کے لیے حقیقی ڈی ڈی پی کی شرح نمو اور اس کے ذیلی اجزاسے متعلق اعداد و شمار بالترتیب حتمی، نظر ثانی شدہ اور عبوری تخمینوں کو ظاہر کرتے ہیں۔
ماخذ: الف: پاکستان دفتر شماریات؛ ب: اسٹیٹ بینک؛ ج: وزارت خزانہ

کر معیشت کو کووڈ سے پیدا ہونے والی کساد بازاری سے نکال دیا۔ گندم کی توقع سے بڑھ کر پیداوار بھی اس میں ایک عامل تھی۔

وبا کے صحت کے حوالے سے پہلو سے نمٹنے میں کامیابی کے علاوہ کئی پالیسی اقدامات بھی معاشی سرگرمی میں بحالی کے ذمہ دار ہیں۔ اول، مالی سال 21ء کے دوران زرعی

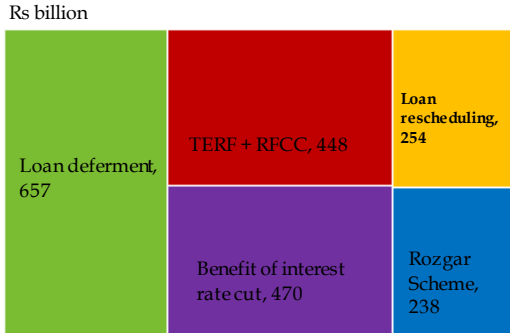
مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں پاکستان کی معیشت میں مزید تیزی آئی۔ مالی سال 21ء کی تینوں سہ ماہیوں میں بڑھتی ہوئی رفتار کی عکاسی پورے سال کے لیے جی ڈی پی نمو کے عبوری تخمینے 3.9 فیصد سے ہوتی ہے (جدول 1.1)۔ پچھلے سال کے 0.5 فیصد سکر او کے مقابلے میں اس سال بڑے پیمانے کی ایشیا سازی (ایل ایس ایم) صنعت اور شعبہ خدمات میں بڑی بہتری آنے سے بحالی ہوئی خصوصاً تھوک اور خوردہ فروخت کے جز میں توسیع سے۔ زراعت کے شعبے میں گندم، چاول، مکئی اور گنے۔ ان تمام فصلوں کی اس سال ریکارڈ یا تقریباً ریکارڈ بلند پیداوار متوقع ہے۔ کمی نمونے کپاس کی پیداوار میں کمی کی تلافی کر دی۔ سرگرمی میں دوبارہ اضافے کی بھی مالی سال 21ء کی پہلی تین سہ ماہیوں کے دوران متنوع طلبی اظہاریوں میں عکاسی ہوئی ہے جن میں تیزی سے فروخت ہونے والی صارفی اشیاء، گاڑیاں، سینٹ اور پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت شامل ہیں۔ مزید برآں، جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران دیگر معاشی اظہارے مستحکم رہے جیسا کہ جاری کھاتے اور بنیادی توازن میں فاضل اور پچھلے سال کی نسبت پست اوسط عمومی مہنگائی سے ظاہر ہوتا ہے۔

عالمی وبا کے نسبتاً محدود اثر اور معاشی نمو میں جاری تیزی کے پس پشت عوامل میں سے ایک پالیسی سازوں کا مؤثر جواب رہا ہے۔ صحت کے شعبے میں ٹیسٹنگ، کنٹیکٹ ٹریسنگ اور قرنطینہ کے سلسلے میں دانشمندانہ طرز عمل نے وائرس کے پھیلاؤ اور بلاکت خیزی کو قابو میں رکھا۔ نتیجتاً لگبھگ کی تعداد جو مالی سال کے آغاز میں 30 فی ملین تک پہنچ گئی تھی تیزی سے کم ہو گئی۔ کووڈ کی پہلی لہر میں بڑے پیمانے پر صنعت اور خدمات کی بندش کے برخلاف مالی سال 21ء میں حکومت نے اسمارٹ لاک ڈاؤن کا طریقہ اختیار کیا اور بروقت اور ہدنی مالیاتی امداد بہم پہنچاتی رہی جس کے ساتھ عالمی وبا سے نمٹنے کے لیے اسٹیٹ بینک کے چلکدار اور جارحانہ اقدامات بھی شامل تھے۔ وبا کے پھیلاؤ پر قابو پانے میں کامیابی، حکومت اور اسٹیٹ بینک کے مختلف اقدامات اور ترغیبات نیز گھرانوں اور کاروباری اداروں کی رجائیت نے مل

ایکسپورٹ فنانسنگ اسکیم (ای ایف ایس) کے دائرہ کار میں توسیع اور بینکوں کو مزید ہاؤسنگ اور تعمیراتی قرضے فراہم کرنے کی ترغیب دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کے لازمی اہداف جیسے اقدامات کے ذریعے برآمدی اور تعمیراتی شعبوں کو فائدہ پہنچایا گیا۔¹

پالیسی ماحول بے حد گنجائشی تھا۔ اس کے برعکس کووڈ سے قبل توازن ادائیگی کے شدید بحران سے نمٹنے کے لیے استحکام پر ضروری توجہ مرکوز رہی تھی۔ اسٹیٹ بینک کی زرعی پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے مارچ سے جون 2020ء کے درمیان پالیسی ریٹ کو 13.25 فیصد سے کم کر کے 7.0 فیصد پر لانے کے بعد پورے مالی سال 21ء میں پالیسی ریٹ کو برقرار رکھا۔

شکل 1.1: اسٹیٹ بینک کے اہم اعانتی اقدامات کا سیالیتی اثر (27 مئی 2021ء)*



* The overall size of SBP support is Rs 2,067 billion.
TERF: Temporary Economic Refinance Facility
RFCC: Refinance Facility for Combating Covid-19
Source: State Bank of Pakistan

دوم، بلند سرکاری قرضے کے پیش نظر مالیاتی اعانت برہدف تھی۔ مالی سال 21ء کے پہلے نو ماہ کے دوران بنیادی فاضل کو استعمال کر کے حکومت اخراجات کارخ سب سے زیادہ ضرورت مند اور ترجیحی شعبوں کی جانب رکھنے میں کامیاب رہی اور ساتھ ہی ساتھ مجموعی طور پر سال کی مالیاتی یکجائی برقرار بھی رکھ سکی۔ نتیجے کے طور پر سرکاری قرضہ جمع ہونے کی رفتار خاصی گھٹ گئی۔ جو مالی سال 17ء سے اب تک مطلق لحاظ سے سست ترین اضافہ تھا۔ مالی سال 21ء میں مالیاتی یکجائی کا عمل جاری رہا ہے گوکہ حکومت نے کوئی نیا ٹیکس نہیں لگا یا اور توانائی کے پیکج کی شکل میں اعانت کی پیشکش بھی کی جن میں صنعت کے لیے ٹیرف میں بڑی رعایت، برآمد کنندگان کو برق رفتاری سے ٹیکس ری فنڈ اور سماجی تحفظ کے جامع اقدامات جیسے احساس ایبر جنسی کیش پروگرام شامل ہیں۔ مالیاتی یکجائی کے تسلسل میں حاصل کی بھرپور نمو اور اخراجات پر قابو کا اہم کردار ہے جس سے مارکیٹ کے احساسات بہتر ہوئے ہیں اور سرمایہ کاری کے منظر نامے کو تقویت ملی ہے۔

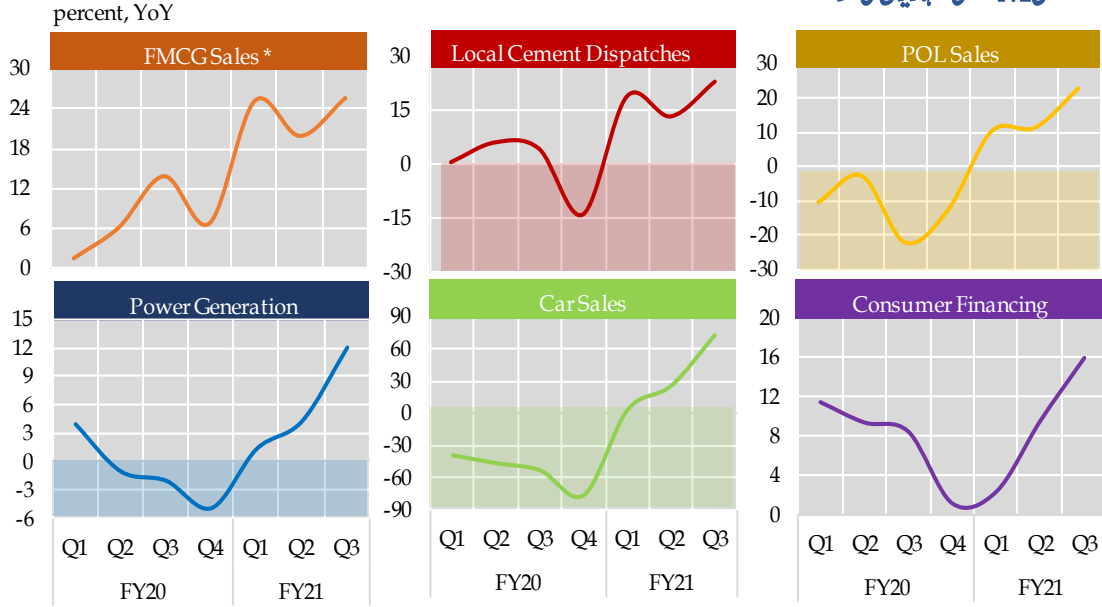
چہارم، حکومت کی زرعی پالیسیوں نے بھی بڑھ کر اعانتی کردار ادا کیا۔ ان میں زیادہ تر رعایتی خام مال، جیسے کھاد، کیڑے مار دوائیں اور جھاڑ بھنکار کی صفائی کی دوائیں، نیز کم از کم امدادی قیمت میں اضافہ جیسے گندم اور گنے کی فصلوں کے لیے، شامل ہیں۔ اس کے نتیجے میں بیشتر اہم فصلوں کی پیداوار میں ہونے والے اضافے نے دیہی گھرانوں کو مدد مہیا کی۔

سوم، کووڈ دھچکے کے مقابلے کے لیے اسٹیٹ بینک کے متعدد اقدامات کے ذریعے سیالیت فراہم کی گئی۔ امدادی اقدامات میں سود کی کم شرحیں اور قرضوں کی تشکیل نو اور اصل رقم کی ادائیگی کے حوالے سے ضوابطی رعایات شامل ہیں جن سے فرموں اور گھرانوں کا قرض کا بوجھ کم ہوا۔ مرکزی بینک نے روزگار، سرمایہ کاری، بی ایم آر اور صحت کی سہولتوں کے قیام کی نو ماہی سہولتوں کا اجرا بھی کیا (شکل 1.1)۔ ان مقداری اقدامات میں توجہ کا مرکز وبا سے پیدا ہونے والی مخصوص مشکلات سے نمٹنا تھا جن میں قرضے مختص کرنے کے مخصوص فیصلے بینکوں پر چھوڑ دیے گئے۔ اس سے سیالیت کی امداد ان جگہوں پر پہنچانے میں آسانی ہوئی جہاں اس کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔ علاوہ ازیں، برآمدی اور تعمیراتی شعبوں کو

شہری اور دیہی گھرانوں دونوں کو مزید مدد کارکنوں کی ترسیلات زر میں اضافے سے ملی جو جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران 4.5 ارب ڈالر بڑھ کر 21.5 ارب ڈالر کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئیں۔ نتیجے کے طور پر طلب میں ہونے والے اضافے کی عکاسی مالی سال 21ء کی مسلسل تینوں سہ ماہیوں میں بلند تعدد کے حامل طلبی اظہاریوں کی مسلسل نمو سے ہوتی ہے (شکل 1.2)۔

¹ مخصوص شعبوں سے متعلق پالیسیوں کے بارے میں مزید تفصیلات جاننے کے لیے دیکھیے اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 21ء پاکستان کی معیشت کی کیفیت۔

شکل 1.2: طلبی اظہاریوں کی نمو



* FMCG Sales are based on the financials of 25 listed companies.

Sources: SBP, APCMA, PAMA, OCAC, NEPRA & Corporate reports (various issues)

مالیاتی کھاتوں میں بہتری کا رجحان جاری رہا اور ان میں 452 ارب روپے کا بنیادی فاضل پیدا ہوا جبکہ جی ڈی پی کے لحاظ سے مالیاتی خسارہ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں گذشتہ سال سے کم تھا۔ یہ بہتری اخراجات کی رفتار میں نمایاں کمی اور ٹیکسوں میں معقول اضافے کا نتیجہ تھا۔ غیر سودی اخراجات کو موزوں سطح پر لانے کے عمل نے اہم کردار ادا کیا کیونکہ غیر ترجیحی جاری یہ اخراجات کی رفتار میں کمی آئی۔ دوسری جانب ٹیکس وصولی کی نمو کو معاشی سرگرمی میں بہتری، ٹیکس انتظام کو بہتر بنانے کے لیے ایف بی آر کی کاوشوں نیز پست اساسی اثرات سے فائدہ پہنچانے تاہم ترقیاتی اخراجات محدود رہے اور سودی ادائیگیاں خاصی حد تک بوجھ بنی رہیں جن پر اس مدت کے دوران ٹیکس محاصل کا 62.0 فیصد صرف ہو گیا۔

اس دوران جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں قرضہ جمع ہونے کی رفتار کم ہو گئی۔ اس کو پست مالیاتی خسارے، روپے کی قدر میں اضافے سے پیدا ہونے والے نوقدر بینائی فوائد اور ڈی ایس ایس آئی ریلیف سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

کارکنوں کی ترسیلات زرنے جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران مجموعی جاری کھاتے کا فاضل پیدا کرنے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ ڈیٹ سروس سس پنشن انی شیف ٹو (ڈی ایس ایس آئی) کے ذریعے بیرونی قرضے پر مؤخر سودی ادائیگیوں، بین الاقوامی فضائی سفر پر پابندیوں اور تیل کی پست عالمی قیمتوں سے بیرونی کھاتے کو مزید مدد ملی۔ مجموعی طور پر ان عوامل نے ایک بڑھتے ہوئے مرچنڈائز خسارے کی تلافی کی جو ان عوامل سے پیدا ہوا تھا: (الف) بلند قیمتوں پر زرعی اجناس کی خاصی مقدار میں درآمد؛ اور (ب) صنعتی طلب کو پورا کرنے کے لیے خام مال اور سرمایہ جاتی سامان کی بڑھتی ہوئی درآمدات اور اس کے ہمراہ برآمدی وصولیوں کی سست نمو۔ مالکاری کے حوالے سے، کمرشل، دو طرفہ اور کثیر جہتی ذرائع (بشمول آئی ایم ایف) کی جانب سے رقوم دستیاب تھیں نیز روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس سے نئی رقوم بھی آئیں جو اپریل 2021ء میں ایک ارب ڈالر سے تجاوز کر گئیں۔ مجموعی طور پر جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ ذخائر 1.4 ارب ڈالر بڑھے، اس کے خالص فارورڈ واجبات 1.5 ارب ڈالر کم ہوئے اور روپیہ امریکی ڈالر کے مقابلے میں 10 فیصد مضبوط ہو گیا۔

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران اوسط عمومی مہنگائی پچھلے سال سے کم رہی۔ سہ ماہی بنیاد پر بھی مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت گذشتہ سال کے اسی عرصے سے کم تھی۔ تیسری سہ ماہی کے اعداد و شمار کا بڑا سبب جنوری 2021ء کی سست روی تھی جس میں مہنگائی کم ہو کر 5.7 فیصد ہو گئی۔ اس سست روی میں غذا اور پولٹری کے گروپوں کا حصہ سب سے زیادہ تھا۔ نیز مہنگائی کا منظر نامہ زیادہ تر جوں کا توں رہا اور اسٹیٹ بینک کی زرعی پالیسی کمیٹی نے اپنے مارچ 2021ء کے اجلاس میں پالیسی ریٹ میں تبدیلی نہیں کی۔ تاہم فروری اور مارچ 2021ء کے دوران بجلی، چینی، خوردنی تیل، سوئی کپڑے اور تیار ملبوسات کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے مہنگائی کی رفتار میں اضافہ کر دیا۔

دوم، اگرچہ شرح مبادلہ کے نئے پلگداز نظام سے دباؤ کم ہونا چاہیے تاہم بیرونی شعبے میں معاشی سرگرمی میں بحالی کے اثر کا بغور جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر جولائی تا نومبر مالی سال 21ء میں ماہانہ جاری کھاتے کے فاضل دسمبر تا مارچ مالی سال 21ء میں ماہانہ خساروں میں تبدیل ہو گئے۔ علی الخصوص، مرچنڈائز تجارتی خسارہ بڑھ گیا کیونکہ برآمدات کی نمودرآمدات کی نمو کے ساتھ نہ چل سکی۔ اگرچہ خام مال اور سرمایہ جاتی ایشیا کی درآمد صنعتی پیداوار کو تحریک دینے کے لیے ناگزیر ہے تاہم ملک میں رسد کی کمی کو پورا اور یا قیمتوں کو مستحکم کرنے کے لیے بہتر فارمنگ اور فصلی بندوبست کو اختیار کر کے بعض زرعی اجناس (جیسے کپاس، گندم اور گنا) کی درآمد کو قابو میں کرنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ درآمدی باسکٹ میں کھپت اور سرمایہ کاری ایشیا کے درمیان توازن پر بھی نظر رکھنی ہوگی۔ آخراً، مرچنڈائز برآمدات ابھی تک چند شعبوں اور مارکیٹوں تک محدود ہیں جس سے تنوع کی ضرورت اجاگر ہوتی ہے۔

سوم، مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں دیکھے گئے مہنگائی کے اعداد و شمار سے مسلسل نگرانی کی ضرورت واضح ہوتی ہے۔ تیسری سہ ماہی میں صارف اشاریہ قیمت مہنگائی متغیر رہی، جو جنوری 2021ء میں پست تھی جبکہ فروری اور مارچ میں پھر بڑھ گئی۔ مزید برآں، اس سہ ماہی کے دوران شہری قومی مہنگائی میں تیزی آگئی جس کا سبب ملبوسات اور چھل جوتوں کی قیمتوں میں اضافہ تھا۔ جزوی طور پر پست ملکی پیداوار کی بنا پر کپاس کی بڑھی ہوئی قیمتوں نے ملبوساتی ایشیا کی مہنگائی میں اپنا حصہ ڈالا۔ وسیع تر نقطہ نظر سے، مالی سال 21ء میں عمومی مہنگائی پچھلے سال کے مقابلے میں کم ہونے کے باوجود بلند سطح پر رہی اور زرعی اجناس کے انتظام کے رسدی مسائل نے غذائی مہنگائی کو وقتاً فوقتاً بڑھایا۔ متعلقہ فریقوں، خصوصاً وفاقی اور صوبائی محکمہ ہائے خوراک، کے مابین بہتر رابطہ کاری، صحیح اعداد و شمار کی فراہمی،

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں نجی شعبے کا قرضہ پچھلے سال سے تقریباً 50 فیصد زیادہ تھا۔ تاہم تیسری سہ ماہی کے دوران مختصر مدتی قرضوں کی واپسی کے نتیجے میں سست روی آئی۔ چاول کی پروسیسنگ فرموں کی جانب سے موسمی واپسی کے علاوہ زیادہ تر واپسی بہتر برآمدی آمدنی (بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل کے عوض)، بہتر نفع آوری (کھاد اور صاف شدہ پیپرولیم جیسے شعبوں میں) اور حکومت کی جانب سے بلند سبز ٹیکس ری فنڈ کی بنا پر ایشیا ساز کاروباری اداروں کی بہتر سیالیت سے منسوب کی گئی۔ تاہم مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں ٹی ای آر ایف (ٹرف) جیسی اسٹیٹ بینک کی رعایتی ری فننس اسکیموں کے باعث معینہ سرمایہ کاری قرضوں کا استعمال خوب ہوا۔ مزید یہ کہ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران صارفی مالکاری میں تیزی رہی۔ گاڑیوں کے اور ذاتی قرضوں میں نمو کے علاوہ تعمیر مکان کے قرضوں میں اضافہ ہوا کیونکہ بینکوں نے ہاؤسنگ اور تعمیراتی فنانس کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کے لازمی اہداف کو پورا کرنے کے لیے اقدامات کیے۔

مجموعی طور پر، اگرچہ مالی سال 21ء کے دوران پچھلے برس کی نسبت معیشت میں خاصی بہتری آئی تاہم کچھ ساختی کمزوریاں اب بھی برقرار تھیں۔ اول، زراعت کے شعبے میں کپاس کی فصل میں طویل مدت کی جاری رہی اور اس کا زیر کاشت رقبہ اور پیداوار سالانہ اہداف اور پچھلے سال کی کارکردگی سے کم رہے۔ پست کارکردگی کو بیج کے معیار کے مسائل، ماحولیاتی تبدیلی کے منفی اثر اور وبائی حملوں (سفیڈ مکھی اور گلابی سنڈی) سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح کپاس کی وباؤں اور ماحولیاتی تبدیلی کی مزاحمت کرنے والی بہتر اقسام سے متعلق تحقیق و ترقی کے

عمومی جائزہ

ہیں جن میں کریڈٹ بیوروز ایکٹ 2015ء متعارف کرانا اور دو نجی کریڈٹ بیوروز کو لائسنس دینا شامل ہیں۔ تاہم کئی قانونی، عملی اور پالیسی کی سطح کی دشواریاں نجی کریڈٹ بیوروز کو اپنے بھرپور امکانات بروئے کار لانے میں بدستور رکاوٹ بنی ہوئی ہیں۔ اسٹیٹ بینک کی زیر نظر رپورٹ میں ایک خصوصی سیکشن میں ان دشواریوں کو اجاگر کیا گیا ہے اور نجی بیوروز کو معلومات کے عدم تشارك سے نمٹنے اور بالآخر نجی شعبے کے قرضے کے نفوذ میں سہولت پیدا کرنے کے حوالے سے پالیسی-فشارتات دی گئی ہیں۔

معاشی منظر نامہ

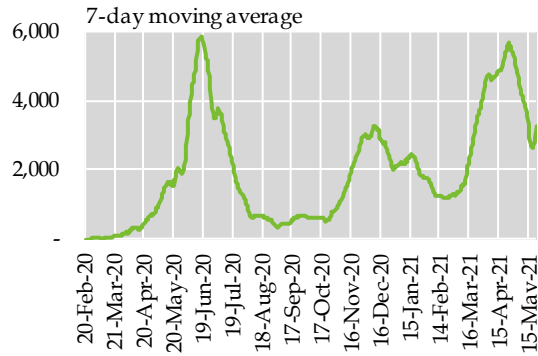
آگے چل کر، مالی سال 22ء میں، معاشی رفتار جو مالی سال 21ء کے دوران عیاں ہو گئی تھی مزید مستحکم ہونے کی توقع ہے۔ ویکسین لگائے جانے کے جاری عمل کے ساتھ وائرس کی دوسری لہر اور بیشتر تیسری لہر میں معاشی سرگرمیوں کے تسلسل سے کچھ امید بندھتی ہے۔ زراعت کے شعبے میں امکان ہے کہ پیداوار میں مزید بہتری سے تحریک ملے گی کیونکہ حکومت بیجوں کی بہتر اقسام اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال پر زور دے رہی ہے۔ خاص طور پر مالی سال 21ء میں کپاس کی پیداوار کئی سال کی پست ترین سطح سے ابھر کر پھر بحال ہونے کی توقع ہے۔ حکومت کے خریف اور ربیع پیکجیز سے، جن میں عموماً گھاد اور دیگر خام مال پر زور رعایت شامل ہوتی ہے، توقع ہے کہ شعبہ زراعت میں نمو تقویت پائے گی۔

ٹی ای آر ایف کے تحت متوقع سرمایہ کاریوں اور تعمیراتی سرگرمیوں میں پالیسیوں کے باعث آنے والی تیزی سے معاشی نمو کو مزید تحریک ملنے کی امید ہے۔ اگرچہ اول الذکر میں مارچ 2021ء میں خاصا اضافہ دیکھا گیا تاہم مؤخر الذکر حکومت کی نیا پاکستان ہاؤسنگ اسکیم کے ہمراہ اسٹیٹ بینک کے مکاناتی قرضوں پر مارک اپ سبسڈی سے متعلق ضوابطی اقدام سے تقویت ملی ہے جو اس نے بینکوں کو آخر دسمبر 2021ء تک اپنے واجب الادا قرض میں ہاؤسنگ فنانس کا تناسب بڑھانے کے لیے کیا ہے۔ علاوہ ازیں، حکومت نے پی ایس ڈی پی اخراجات بڑھانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے جو بلند نمو کے نتائج لانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ صنعت و زراعت کے شعبوں کے یہ سازگار رجحانات خدمات کے شعبے تک بھی پھیل جائیں گے۔ تاہم مالی سال 22ء کے لیے مجموعی نمو کے منظر نامے کو ایک خطرہ کووڈ 19 کی جاری

غذائی ایشیا کے اسٹاک اور قیمتوں کی نگرانی اور بروقت فیصلوں اور، جب ضروری ہو، ایشیا کی درآمد کے ذریعے کمزوریوں سے نمٹنے کی ضرورت ہے۔

مالیاتی حوالے سے، سرکاری سرمایہ کاری، جو معاشی نمو کے لیے لازمی جز ہے، کی دستیاب گنجائش، قرض کی واپسی اور محاصل کی مختصر بنیاد کے باعث بدستور محدود ہے۔ ایک اور کمزوری جسے اجاگر کرنے کی ضرورت ہے گردش قرضہ ہے جو بجلی کے شعبے میں طویل عرصے سے موجود ساختی مسائل کو عیاں کرتا ہے۔ چنانچہ ٹیکس مستثنیات کو کم سے کم کر کے، بے ضابطہ معیشت کی دستاویزیت کر کے اور ٹیکس قواعد اور طریقہ ہائے کار کو سادہ بنا کر ٹیکس کی اساس کو وسیع کرنے کی کوششیں بڑھائی جانی چاہئیں۔ اس کے علاوہ گھٹائے میں جانے والی پی ایس ایز کی تشکیل نو اور شعبہ توانائی میں اصلاحات متعارف کرانے کے عمل کو مہمیز کرنے کی ضرورت ہے تاکہ قلیل مالیاتی وسائل پر بوجھ کم کیا جاسکے۔

شکل 1.3: پاکستان میں کووڈ 19 کیسوں کا رجحان*



*As of May 23, 2021

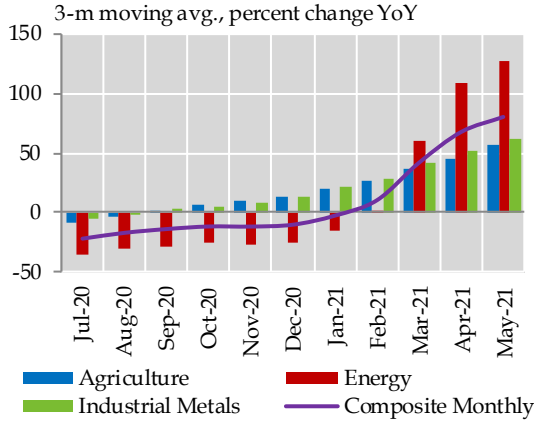
Source: World Health Organization

آخر، نجی شعبے کو قرض کی تقسیم میں کچی ہے جسے ایم ایس ایم ایز سمیت قرض کے لائق فرموں اور افراد کے وسیع تر طبقات کو زیادہ قرض فراہم کر کے بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ بالعموم، معلومات کے عدم تشارك کے خاتمے سے معیشت میں قرض کا نفوذ بہتر ہوتا ہے۔ معلومات کے عدم تشارك کا مسئلہ ایک ہموار طور پر چلتے ہوئے کریڈٹ رپورٹنگ سسٹم میں نجی کریڈٹ بیوروز کے قیام سے حل کیا جاسکتا ہے۔ حکومت اور اسٹیٹ بینک نے کریڈٹ رپورٹنگ کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات کیے

جاری رہنما کارپوریٹ ٹیکس مستثنیات کی تجویز قبول کیا جانا ہے۔ آخر میں، مالی سال 22ء میں بلند نمو سے محاصل کی وصولی مزید بڑھے گی جبکہ پی ایس ڈی پی اخراجات میں اضافے کی توقع ہے۔

تیسری اور ممکنہ اضافہ لہریں ہیں جن کے نتیجے میں نقل و حرکت پر پابندی عائد کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے اور جاری معاشی رفتار متاثر ہو سکتی ہے (شکل 1.3)۔

شکل 1.4: اجناس کی عالمی قیمتوں کا رجحان



حالیہ صارف اشاریہ قیمت اعداد و شمار سے فروری، مارچ اور اپریل 2021ء میں مہنگائی میں مسلسل سال بسال اضافہ ظاہر ہوتا ہے لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ اضافے بنیادی طور پر رسد کی جانب سے آرہے ہیں اور پیداواری فرق کا تخمینہ ابھی تک منفی ہے۔ موجودہ اضافہ غذائی ایشیا اور یوٹیلٹی (بجلی) کی قیمتوں میں مرتکز ہے جبکہ اجرت کا دباؤ اس وقت مستحکم سمجھا جا رہا ہے۔ مزید برآں، اجناس کے بہتر بندوبست بشمول اہم غذائی ایشیا کے ذخائر رکھنے کے عمل سے امکان ہے کہ غذائی ایشیا پر سے رسد دباؤ کم ہو گا۔ نتیجے کے طور پر مہنگائی کو پھینچنے والے رسدی دھچکوں کے دور ثانی کے اثرات اس وقت دھیمے ہیں اور مہنگائی کی توقعات کافی حد تک قابو میں ہیں۔

تاہم مہنگائی کی توقعات میں اضافے کو کئی خطرات لاحق ہیں۔ اول، اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں کا موجودہ بڑھتا ہوا رجحان وسیع البنیاد ہے اور تیل، غذا اور دھاتوں سب کی قیمتیں کافی بڑھ رہی ہیں (شکل 1.4)۔ دوم، مقررہ یوٹیلٹی (بجلی، گیس اور ایندھن) کے نرخوں میں اضافے سے مہنگائی اور مہنگائی کی توقعات بڑھ سکتی ہیں۔ سوم، اجرت کے دباؤ کا بغور جائزہ لینے کی ضرورت ہے خصوصاً کم سے کم اجرت اور سرکاری شعبے کی تنخواہوں میں اضافے کے تناظر میں۔ چہارم، مالی سال 22ء کے بجٹ میں سبز ٹیکس مستثنیات کے خاتمے اور محاصل پیدا کرنے والے دیگر اقدامات سے بھی مالی سال کے دوران مہنگائی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

بیرونی شعبے میں، جاری کھاتے کا خسارہ اگرچہ قابو میں ہے تاہم اس کے بڑھنے کی توقع ہے جس کا بنیادی سبب درآمدی ادائیگیوں میں ممکنہ اضافے کی وجہ سے تجارتی خسارے کا مزید بڑھ جانا ہے۔ درآمدات میں اضافے سے تیل کی بلند قیمتوں کی عکاسی ہوتی ہے جن کے بارے میں اب پیش گوئی ہے کہ وہ توانائی کی اجناس کے مسلسل بڑھتے ہوئے درآمدی حجم سے آنے والے دباؤ میں اضافہ کریں گی۔ دوم، عالمی غیر توانائی قیمتوں بشمول غذا اور دھاتوں کے نرخوں کا موجودہ اضافے کا رجحان بھی درآمدی ادائیگیوں میں اپنا حصہ ڈالے گا (شکل 1.4)۔ اور سوم، ٹی ای آر ایف کے تحت خاصا قرض لیے جانے کے باعث سرمایہ جاتی ایشیا کی درآمدات بڑھنے کی پیش گوئی ہے۔ اگرچہ اسکیم کے تحت قرض کی رقم منظور کر لی گئی ہے تاہم اصل درآمدات اگلے چند ماہ میں سامنے آئیں گی۔

مالیاتی شعبے میں مالی سال 21ء میں اب تک محاصل میں معقول نمو دیکھی گئی ہے اور اپریل 2021ء تک وصولیاں ہدف سے زیادہ رہی ہیں۔ علاوہ ازیں، اخراجات میں نمو پچھلے سال (مالی سال 20ء) سے کم ہے جس کا بڑا سبب پست ترقیاتی اخراجات اور غیر سودی جاریہ اخراجات کا قابو میں رہنا ہے۔ اس بنیاد پر مالی سال 21ء کے لیے مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 7.5-6.5 فیصد ہونے کی توقع ہے۔ تاہم اس پیش گوئی میں اضافے کا ایک خطرہ گردشی قرضوں کی تصفیے کے لیے بلند ادائیگیاں ہیں۔ مالی سال 22ء کے لیے اگرچہ بجٹ کا انتظار ہے، تاہم مالیاتی خسارے میں بہتری کی توقع ہے جس کی وجہ محاصل کی وصولی میں نمو کے رجحانات کا مالی سال 22ء کے دوران

دوسری جانب برآمدی وصولیوں میں نمو کے بارے میں پیش گوئی ہے کہ وہ بلند قدر کی ٹیکسٹائل ایشیا (یعنی لمبوسات اور ہوم ٹیکسٹائل) میں مسلسل تیزی نیز بہتر فصل کی توقعات کے باعث چاول کی برآمدات میں بحالی (جس سے برآمد کنندگان کو مزید مسابقتی قیمتیں پیش کرنے کا موقع ملے گا) کی وجہ سے آئیں گی۔ تاہم

چینیوں کا استعمال، بینکوں اور ایم ٹی اوز کے لیے ترغیبات وغیرہ) ابھی تک موجود ہوں گے۔ ان کے علاوہ آئی ایم ایف پروگرام میں پیش رفت سے بیرونی ذرائع سے زر مبادلہ کی آمد کے تسلسل میں مدد ملے گی جبکہ ادائیگیوں کے توازن میں مزید استحکام آئے گا۔

برآمدی نمو کو لاحقہ کی کے خطرات میں نیکسٹائل خام مال (بشمول سوئی دھاگے) کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتیں، جس سے برآمد کنندگان کی مسابقت متاثر ہو سکتی ہے، نیز ویکسین لگائے جانے اور کووڈ کیسوں میں کمی کی وجہ سے اہم حریفوں (خصوصاً بھارت اور بنگلہ دیش) میں معاشی سرگرمیوں کی بحالی شامل ہیں۔ آخر میں کارکنوں کی ترسیلات زر میں تیزی قائم رہنے کی پیش گوئی ہے کیونکہ اہم عوامل (باضابطہ